سوال

میں چچا کی ولایت 1-10

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی چچازاد کے ساتھ شادی شدہ ہے۔ اس کے خاوند نے نئی شادی کرلی اوراپنی اس پہلی بیوی کو طلاق دے دی۔ یہ مطلقہ اپنے چچا یعنی سسر کے پاس رہ رہی ہے۔ اب اس مطلقہ کے سسرال اس کے طلاق دینے والے خاوند کے چھوٹے بھائی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ لڑکی کے والدین اس پر رضامن

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح درست نہیں ہے اس لئے کہ عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی اور قریبی ولی کی موجودگی میں دوروالا عزیز ولی نہیں بن سکتا اوراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ... ٢٣٢البقرة

''جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو انہیں اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جبکہ وہ معروف طریقے سے باہم نکاح پر راضی ہوں''۔ (بقرہ : ٢٣٢)

اس آیت میں اولیاء کو خطاب ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو منع کردیا ہے کہ وہ عورتوں کو ان کی مدت ختم ہونے کے بعد شادی سے روکیں۔ اگر عورت پر اولیاء کا اختیار نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کو روکنے کی کیا ضرورت تھی۔ امام شافعی فرماتے ہیں :

اط الولی إلا لما کان لعضلہ معنی"

ہ آیت عورت کے نکاح میں ولی کی شرط لگانے کے لئے واضح ترین دلیل ہے''

ضلوھن بے معنی ہوکررہ جاتا ہے۔ امام ابن کثیر، ابنِ العربی اورامام قرطبی سے بھی اس طرح کا قول مذکور ہے۔ حدیث میں ہے جوکہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

قال رسول اللہ علیہ وسلم لانکاح إلا بولی))

ی کے بغیر نکاح درست نہیں ہے''

د، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابنِ حبان اورامام حاکم کے علاوہ ابنِ القیم نے بھی تہذیب السنن میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی بھی اس کے صحیح ہونے کے قائل ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے جوکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

لیہ وسلم أیما امرأۃ نکحت بغیر إذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل.))

رت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے''۔ (صحیح الجامع الصغیر، مستدرک حاکم وسنن الترمذی وقال حسن)

علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسئلہ مسئولہ میں اگرچہ لڑکی کا چچا بھی س کے اولیاء میں شامل ہے لیکن والد کی موجودگی میں وہ ولی نہیں کیونکہ جب قریبی ولی موجود ہو تو دوروالے عزیز کی ولایت کا اعتبار نہیں ہوتا اورنہ ہی اس کی ولایت جائز ہے جیساکہ امام ابنِ قدامہ فرماتے ہیں :

لأبعد مع حضور الولی الأقرب بغیر إذنہ فأجابہ إلی زواجھا فالعقد فاسد."

''اگر عورت کا دوروالا ولی قریبی ولد کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کا نکاح کردیتا ہے تو یہ نکاح فاسد ہے خواہ عورت اس کو قبول ہی کرلے'' (المغنی لابن قدامہ مع الشرح الکبیر ج ص ٩٨٤)

ں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

1ج

محدث فتویٰ